ترکِ رفع یدین کے دلائل اعتراضات کے جوابات

رفع الیدین منسوخ ہو چکا ہے

وہابی (اہل حدیث) اور انجینئر مرزا کا یہ بہت بڑا جھوٹ ہے کہ اہل سنت کے پاس ترکِ رفع یدین پر کوئی صحیح حدیث نہیں بلکہ صرف ضعیف حدیثیں ہیں۔ یہ ان کا جھوٹ ہے۔ ترکِ رفع یدین پر کئی صحیح احادیث موجود ہیں ان میں سے پانچ کے حوالے آپ کو دیتا ہوں۔ آپ خود جان جائیں گے کہ رفع یدین منسوخ ہو چکا ہے اور یہ سادہ عوام کو کیسے دھوکہ دیتے ہیں۔

☆ترکِ رفع یدین پر پانچ صحیح احادیث☆

(1) مسلم شریف میں حدیث نمبر 430 اور دوسرا نمبر ہے 968 حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام باہر سے تشریف لائے اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں نماز میں اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں (یعنی رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں) جیسے وہ بدکتے ہوئے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوں؟ نماز میں پرسکون رہو (رفع الیدین مت کرو)۔ اس حدیث میں آپ علیہ السلام نے واضح انداز میں رفع یدین کو منع کر دیا، اور کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ مسلم کی حدیث ضعیف ہے۔

(2) نسائی شریف کی حدیث نمبر 1185 میں ہے کہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر سے تشریف لائے اور ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: انہیں کیا ہوا ہے کہ نماز میں ہاتھ اٹھا رہے ہیں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں؟ نماز میں سکون اختیار کرو۔

(3) جامع ترمذی میں صحیح روایت 257 ہے، جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز نہ پڑھاؤں؟ تو انہوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی بار اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے، اور اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث آئی ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین میں سے بہت سے اہل علم یہی کہتے ہیں (رفع یدین منسوخ ہے) اور یہ ہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی قول ہے۔ اس حدیث کو شیخ البانی اور اہل حدیث کے اکثر علماء صحیح مانتے ہیں۔

(4) مسند حمیدی میں صحیح روایت 626 ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے پہلی بار ہاتھ اٹھائے اس کے بعد نہ رکوع کو جاتے ہوئے اور نہ رکوع سے اٹھتے ہوئے اور نہ ہی دو سجدوں میں ہاتھ اٹھائے ہوں یعنی رفع یدین کیا ہو۔ اس صحیح روایت میں موجود ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(5) مصنف ابن ابی شیبہ میں صحیح روایت 2452 ہے کہ مجاہد تابعی جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا کہ عبداللہ بن عمر نے نماز میں رفع یدین کیا ہو سوائے تکبیر تحریمہ کے۔

☆احادیث کی وضاحت اور اعتراضات کے جوابات☆

مسلم شریف میں حدیث نمبر 430 اور اس کا دوسرا نمبر ہے 968 حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام باہر سے تشریف لائے اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں نماز میں اس طرح ہاتھ اٹھاتے دیکھ رہا ہوں (یعنی رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں) جیسے وہ بدکتے ہوئے سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہوں؟ نماز میں پرسکون رہو (رفع الیدین مت کرو)۔اس حدیث میں آپ علیہ السلام نے واضح انداز میں رفع یدین کو منع کر دیا، اور کوئی یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ یہ مسلم کی حدیث ضعیف ہے۔اور اس حدیث کی مزید وضاحت نسائی شریف کی حدیث نمبر 1185 میں ہے کہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر سے تشریف لائے اور ہم نماز میں رفع یدین کر رہے تھے، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: انہیں کیا ہوا ہے کہ نماز میں ہاتھ اٹھا رہے ہیں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں؟ نماز میں سکون اختیار کرو۔(الحدیث)

اب بہانہ بناتے ہیں کہ جی یہ سلام کے متعلق ہے، صحابہ سلام کے وقت ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے، جی نہیں! سلام والی روایت اس سے آگے ہے۔اُس حدیث میں ہے کہ: ہم نبی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھتے تھے تو ہاتھوں سے سلام کرتے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں کیا ہوا ہے کہ ہاتھوں سے سلام کر رہے ہیں گویا کہ وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں؟ کیا انہیں کافی نہیں کہ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے رہیں اور کہہ دیں، السلام علیکم، السلام علیکم (نسائی:1186) یہ حدیث ہے سلام والی اور جو حدیث ہماری دلیل ہے اِس میں ہے کہ ہم نماز پڑھ رہے تھے حضور ﷺ باہر سے تشریف لائے، رفع یدین سے منع کیا۔ان دونوں حدیثوں میں واقعہ الگ ہے اور حدیث بھی الگ ہے، اور ان دونوں روایات کے اکثر راوی بھی مختلف ہیں، اِس نسائی 1185 حدیث میں جو ہماری دلیل ہے سلام کا لفظ ہی نہیں۔اس سے اگلی روایت نسائی 1186 میں سلام سے متعلق حدیث ہے۔

دوسرا بہانہ کہ جی اس کا باب ہی سلام کے وقت اشارہ کرنے سے منع کا ہے۔جی نہیں! جناب اس کا باب صحیح مسلم میں: باب الامر بالسکون فی الصلاۃ کہ نماز سکون سے پڑھنا۔اس میں ایک اور جھوٹ بولتے ہیں کہ اس میں تو پہلے رفع یدین کو بھی منع ہو گا؟ جی نہیں, آپ حدیث پر غور کریں! حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نماز میں تھے، یعنی پہلا رفع یدین کر چکے تھے اس کے بعد دوسرے رفع یدین کر رہے تھے، تو نبی علیہ السلام نے اُس رفع یدین سے منع کیا۔

سوال: گھوڑا تو دائیں بائیں جانب دُم کو ہلاتا ہے اور ہم تو اوپر نیچے کو ہاتھ کرتے ہیں۔یہ رفع یدین کے بارے ہوتا تو یہ سخت مثال نہ ہوتی۔

جواب: گھوڑا صرف دائیں بائیں ہی دُم نہیں ہلاتا اوپر نیچے بھی ہلاتا ہے۔دوسری بات یہ ایک مقولہ ہے عربی کا ہر اس کام کیلئے جس کو وہ بے مقصد سمجھتے تھے۔چونکہ اس رفع یدین میں کوئی ذکر شامل نہیں۔جس کو نبی علیہ السلام نے خود منع کر دیا۔جہاں تک سخت مثال کی بات ہے۔نبی علیہ السلام شارع ہیں یعنی شریعت کو بیان کرنے اور بنانے والے ہیں۔آپ چاہیں جس طرح چاہیں سخت مثال دیں۔آپ علیہ السلام نے اس کے علاوہ بھی بہت سی چیزوں کو جب منع کیا تو سخت مثالوں سے کیا ہے۔اور یہ بھی ممکن ہے کہ نبی علیہ السلام نورِ نبوت سے ملاحظہ فرما رہے ہوں کہ آخری زمانہ میں اس عمل پر کچھ پارٹیاں مسلمانوں پر نماز نہ ہونے کے فتوے لگائیں گے۔اس لئے اتنی سختی سے اس

عمل کو روک دیا۔

سوال: ہمارے پاس تو بہت سی احادیث ہیں رفع الیدین کرنے کی ان دو چار حدیثوں سے آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ منسوخ ہو چکا ہے۔

جواب: نبی علیہ السلام کا ایک ہی فرمان جس میں کسی کام کے روکنے کا حکم ہو وہ بھاری ہے ان پر جن میں اگر چہ ہزار حدیثیں ہی کیوں نہ ہوں اس کام کے کرنے کی۔ اسلئے کہ منسوخ کیلئے ایک ہی حدیث کافی ہے۔ مسلم کی ایک ہی حدیث 968 کافی ہے ان تمام حدیثوں پر جن میں رفع یدین کا ذکر ہے، کیونکہ اس میں خود نبی علیہ السلام نے رفع یدین سے منع فرمایا ہے۔

☆اسلام 360 ایپ کی خیانتیں☆

اسلام 360 ایپ میں اس حدیث کا ترجمہ کرتے ہوئے تحریف کی ہے اور حدیث کا معنیٰ ہی بدل دیا۔ بریکٹ میں ترجمہ کر کے لکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم نماز (کے اختتام پر سلام) میں ہاتھ اٹھا رہے تھے۔ دوستو! دیکھا کس طرح انہوں نے نبی علیہ السلام کی حدیث میں تحریف کی ہے۔ بریکٹ میں: کے اختتام پر سلام: یہ الفاظ حدیث میں نہیں ہیں، انہوں نے نبی علیہ السلام کی حدیث کو بدلنے کی کوشش کی ہے۔ آپ اس حدیث کو عربی میں پڑھیں، اس میں نہ اختتام کا لفظ ہے اور نہ ہی سلام کا لفظ ہے۔ بریکٹ اس وقت استعمال کی جاتی ہے جب حدیث کا معنیٰ سمجھ میں نہ آئے لیکن انہوں حدیث میں تحریف کے لئے بریکٹ کا استعمال کیا جو کہ ایک جرم ہے۔ اختتام اور سلام کا اضافہ کر کے لوگوں کو دھوکہ دیا اور نبی علیہ السلام کی حدیث کو بدلنا چاہا۔ بڑی مکاری اور چالاکی سے حدیث میں تحریف کر گئے۔ اس سے دھوکہ دینے کی کوشش کی کہ یہ حدیث بھی سلام کے وقت رفع یدین پر ہے۔ لیکن اس حدیث میں سلام کا لفظ ہی نہیں۔ اور اسی طرح مرزا جہلمی کرتا ہے، بچارے کو عربی بلکل نہیں آتی اور ان ہی غلط ترجموں پر اعتبار کر کے خود بھی گمراہ ہوا، اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔

ان دونوں صحیح روایات یعنی مسلم: 968 اور نسائی 1185 میں آپ علیہ السلام نے صریح الفاظ میں رفع یدین سے منع فرما دیا۔ لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ کس طرح اہل حدیث اور مرزا جہلمی جھوٹ بولتے ہیں کہ انکے پاس تو ضعیف حدیثیں ہیں۔ ترکِ رفع یدین پر ان کے پاس صحیح حدیث تو ہے ہی نہیں۔ الامان والحفیظ

اسی طرح جامع ترمذی میں صحیح روایت 257 ہے جس میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز نہ پڑھاؤں؟ تو انہوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی بار اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے، اور اس باب میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث آئی ہے۔ صحابہ کرام اور تابعین میں سے بہت سے اہل علم یہی کہتے ہیں (رفع یدین منسوخ ہے) اور یہ ہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی قول ہے۔ اس حدیث کو شیخ البانی اور اہل حدیث کے اکثر علماء صحیح مانتے ہیں۔ مرزا صاحب یہاں ایک چالاکی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ترمذی میں روایت نمبر 256 میں امام ترمذی رحمہ اللہ نے امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ وہ (عبداللہ بن مبارک) فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود والی روایت ثابت نہیں۔

مرزا صاحب آپ سے ایک معصومانہ سوال ہے کہ امام ترمذی نے لکھا کہ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ یہ روایت ثابت نہیں۔ تو مرزا صاحب سے گزارش ہے کہ جس کو امام ترمذی کے حوالے سے آپ غیر ثابت مان رہے ہیں اس سے اگلی روایت 257 عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے (جس میں ترک رفع یدین کی دلیل ہے) اس کو امام ترمذی حسن کہتے ہیں۔ یہ کیسے ہوگا کہ ایک ہی روایت کو امام ترمذی عبداللہ بن مبارک کے قول سے کہیں کہ وہ روایت ثابت نہیں اور اسی اصل روایت کو جب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ حسن ہے، پھر آپ کے بقول ایک ہی روایت کو امام ترمذی غیر ثابت بھی کہہ رہے ہیں اور اسی کو حسن بھی کہہ رہے ہیں، اس سے تو آپ امام ترمذی کے علم حدیث پر الزام دے رہے ہیں، کہ وہ ایک حدیث کو سمجھنے میں غلطی کر رہے ہیں، کبھی اس کو غیر ثابت اور کبھی اس کو حسن کہہ رہے ہیں۔ اور آپ کے آئن سٹائن بابا البانی بھی کہتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ اب آپ اپنے بابا کا انکار کریں کہ وہ آن سٹائن نہیں رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس روایت کو امام عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ یہ ثابت نہیں تو کوئی اور سند سے ہے، اور جس کو امام ترمذی نے حسن کہا اس کی سند کوئی اور ہے۔ ورنہ ایک ہی روایت کو کیسے غیر ثابت بھی کہیں اور اسے امام ترمذی حسن بھی کہیں۔

دوستو! دوسری طرف یہ ہی مرزا ہے جس نے اپنے ریسرچ پیپر میں ضعیف روایات کو البانی کی تحقیق پر اعتبار کرتے ہوئے صحیح مان لیا، اور جب ہم نے اس پر اعتراض کیا کہ جناب یہ تو آپ کی دوغلی پالیسی ہے۔ موصوف جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو لوگ البانی کے علم پر اعتماد کرتے ہیں ہم ان سے یہ علم چھیننا نہیں چاہتے، تو یہاں مرزا کو کیا موت پڑتی ہے کہ اس روایت کو البانی کی تحقیق کے باوجود اس کو صحیح نہیں مان رہا۔ اصل بات یہ ہے اس نے صرف شر پھیلانا ہے۔ اور اس نے اس کا برملا اظہار کیا ہے کہ اگر یہ ہی صوفیاء شام اور قطر میں ہوتے جہاں لوگ رفع یدین کرتے ہیں تو ہم ان صوفیاء کے خلاف کوئی اور چیز نکال کر ان کے خلاف بولتے۔ مطلب نکلا کہ مرزا صاحب کو دین کی اشاعت کی فکر نہیں یہ صرف شر پھیلانا چاہتا ہے۔

☆امام ابوداود پر انجینئر مرزا کا جھوٹ☆

ایک اور بات جو بار بار اپنی ویڈیوز میں کہتا ہے کہ ترمذی کی اسی روایت کو امام ابوداود نے ضعیف کہا ہے۔ یہ مرزا کا امام ابوداود پر جھوٹ ہے، امام ابوداود نے سنن ابی داود: 748 نمبر حدیث میں لکھا ہے کہ: قال ابوداود: ھذا حدیث مختصر من حدیث طویل، ولیس ھو بصحیح علی ھذا اللفظ۔ ترجمہ: ابوداود کہتے ہیں کہ یہ ایک طویل حدیث سے ماخوذ ایک مختصر ٹکڑا ہے، اور یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ صحیح نہیں۔

مرزا صاحب یہاں عام عوام کو دھوکہ دے رہے ہیں جن بچاروں کو حدیث کا علم نہیں۔ اور اہل علم کے نزدیک آپ جھوٹے لکھے جائیں گے، اسلئے کہ کسی بھی محدث کا حدیث کو یہ کہنا کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ اس کا ہرگز مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ حدیث ضعیف ہے۔ یہ بات وہ کہہ سکتا ہے جو اصولِ حدیث سے بلکل انجان ہو۔ اصول محدثین میں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث صحیح لذاتہ نہیں، ہوسکتا ہے کہ یہ صحیح لغیرہ ہو یا حسن لذاتہ ہو یا حسن لغیرہ ہو۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اسی حدیث کو امام ترمذی فرماتے ہیں: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے۔ معلوم ہوا کہ محدثین کے نزدیک کسی حدیث کو یہ کہنا کہ یہ حدیث صحیح نہیں، اسکا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا کہ یہ ضعیف ہے۔

حالانکہ امام ابوداود کی کتاب سنن ابی داود کے مختلف نسخے دنیا میں موجود ہیں ان میں سے کچھ آپ نے ابتدا میں لکھے تھے اور کچھ آپ نے آخری عمر میں، جو نسخہ آپ نے آخری عمر میں لکھوایا وہ مدارس میں پڑھایا جاتا ہے اس میں امام ابوداود کے یہ الفاظ موجود نہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ بلکہ اُس نسخے میں ہیں جو ابتدائی دور میں آپ نے لکھوایا، اسی طرح محدثین اپنی رائے سے رجوع کرتے تھے۔ جب بعد میں احادیث لکھواتے ہوئے وہ الفاظ حذف کروادیتے ،تو قارئین کو معلوم ہو جاتا تھا کہ اُس محدث نے اس پرانے الفاظ سے رجوع کرلیا جو پہلے رائے دی تھی ، ، اور ایسے ہی امام ابوداود نے کیا بعد والے نسخہ میں آپ نے وہ الفاظ حذف کروالئے۔ اور آپ نے اپنے عمل سے بتایا کہ جو میں نے اس حدیث کو لیس بصحیح لکھا، میں اس سے رجوع کرتا ہوں۔ لیکن وہابیوں نے شرارت کرتے ہوئے اس نسخے کو مشہور کیا جو آپ نے ابتدائی دور میں لکھوایا تھا۔ حالانکہ ان اماموں کے آخری زمانے میں لکھوائے ہوئے نسخے پر عمل کیا جاتا ہے نہ کہ ابتدائی دور والے پر۔ مدارس میں وہ نسخہ پڑھایا جاتا ہے، جو امام ابوداود نے آخری زمانہ میں لکھوایا۔ جس میں لیس ھو بصحیح والے الفاظ ہی نہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں مکتبہ رحمانیہ جلد 1 صفحہ 118 حدیث: 748

کمال کی بات یہ ہے کہ جس روایت (سنن ابی داود: 748) کو امام ابوداود نے ابتدائی نسخے میں کہا تھا کہ: یہ ایک طویل حدیث سے ماخوذ ایک مختصر ٹکڑا ہے، اور یہ حدیث اس لفظ کے ساتھ صحیح نہیں۔ اسی حدیث کو البانی کہتا ہے کہ صحیح حدیث ہے۔ مرزا صاحب دیں جواب کہ جب آپ پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ نے ضعیف احادیث لی ہیں اپنے ریسرچ پیپر میں تو آپ جواب دیتے ہیں کہ: جو لوگ البانی کے علم پر یقین رکھتے ہیں ،ہم ان سے علم نہیں کھینچنا چاہتے اور ان روایات کو ہم صحیح مانتے ہیں, جن کو البانی صحیح کہے۔ تو مرزا صاحب اب آپ اس روایت کو صحیح ماننے کو کیوں تیار نہیں۔ صرف احناف سے بغض اور حسد کی وجہ سے اور کچھ نہیں ,جس شخص کی تبلیغ بغض اور حسد سے بھری ہوئی ہو، اس نے مسلمانوں کو کیا دینا ہے؟ صرف فساد، شر اور کچھ بھی نہیں۔

مسند حمیدی میں صحیح روایت 626 ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ نے پہلی بار ہاتھ اٹھائے اس کے بعد نہ رکوع کو جاتے ہوئے اور نہ رکوع سے اٹھتے ہوئے اور نہ ہی دو سجدوں میں ہاتھ اٹھائے ہوں یعنی رفع یدین کیا ہو۔ اس صحیح روایت میں موجود ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ علیہ السلام رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں صحیح روایت 2452 ہے کہ مجاہد تابعی جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز میں رفع یدین کیا ہو سوائے تکبیر تحریمہ کے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہ راوی ہے جس کی روایات بخاری و مسلم میں ہیں کہ نبی علیہ السلام نے رفع یدین کیا۔ (بخاری: 738)۔ اب اسی راوی کے شاگرد کہتے ہیں کہ وہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ جب راوی اپنی روایت کردہ حدیث کے خلاف عمل کرے تو اصولِ محدثین میں اس عمل کو منسوخ کہتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک رفع یدین کرنا منسوخ ہو چکا ہے۔

☆امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک رفع الیدین منسوخ ہے☆

امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک بھی رفع یدین منسوخ ہے۔ دلیل یہ ہے کہ امام مالک رحمہ اللہ نے موطاامام مالک میں حدیث نمبر 16 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے رفع یدین کیا۔ اِسی حدیث کے خلاف عمل ہے امام مالک رحمہ اللہ کا، امام مالک رحمہ اللہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ حالانکہ اپنی کتاب میں رفع یدین والی روایت لائے ہیں۔ اور جب امام مالک سے رفع یدین کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا میں ایسے رفع یدین کو نہیں جانتا جو رکوع کو جاتے ہوئے کیا جاتا ہے اور جو رکوع سے اٹھتے ہوئے کیا جاتا ہے، صرف پہلا رفع یدین جو نماز شروع کرتے ہوئے کیا جاتا ہے وہ کرنا ہے۔ (المدونۃ الکبریٰ، مکتبہ شاملہ 1/165) آپ خود اندازہ لگائیں کے امام مالک رحمہ اللہ جو اپنی کتاب میں رفع یدین والی روایت نقل کر کے کہتے ہیں کہ میں ایسے رفع یدین کو نہیں جانتا جو رکوع کو جاتے ہوئے اور جو رکوع سے اٹھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔

آپ ایسی لاعلمی کا اظہار کر رہے کہ گویا آپ کو اس کا علم ہی نہیں، یہ انداز صرف رفع یدین کی منسوخی کیلئے تھا۔ امام مالک رحمہ اللہ وہ امام ہیں جس نے ساری زندگی مدینہ میں گزاری اور انکی فقہ کا زیادہ حصہ ہی مدینہ کے رہنے والے تابعین اور محدثین کے عمل پر تھا، تو معلوم ہوا کہ مدینہ میں رہنے والے کسی محدث تابعی اور فقیہ نے رفع یدین نہیں کیا جس کی وجہ سے امام مالک رحمہ اللہ بھی اس عمل کو ترک کر گئے۔ اور اپنی فقہ کی مشہور کتاب "المدونۃ الکبریٰ" میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں ایسے رفع یدین کو جانتا ہی نہیں جو رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے کیا جاتا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی نماز (پیران پیر کی نماز رفع الیدین کے ساتھ)

ایک سوال اکثر کیا جاتا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں رفع یدین کے ساتھ نماز کا طریقہ بتایا ہے۔ آپ تو گیارہویں کے ماننے والے ہیں، آپ رفع یدین کیوں نہیں کرتے۔ جناب ہم تو سب کو ماننے والے ہیں چاہے شافعی ہوں، چاہے مالکی ہوں، چاہے حنبلی ہوں، سب ہمارے سروں کے تاج ہیں۔ ہم تو قاضی عیاض مالکی کو بھی مانتے ہیں، کل آپ یہ سوال کریں گے کہ آپ ہاتھ باندھ کر نماز کیوں پڑھتے ہو، وہ تو ہاتھ کھول کر پڑھتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے سوال اٹھ جائیں گے۔ اسی طرح کچھ ایسے اللہ کے ولی ہیں جو حنفی ہیں مثلاً علی بن عثمان ھجویری المعروف داتا گنج بخش، پھر یہ سوال ہوگا کہ جناب آپ تو داتا علی ہجویری کو ماننے والے ہیں آپ رفع یدین کیوں کرتے ہیں؟ وہ تو نہیں کرتے۔ اسی طرح ہر اس شخص پر بہت سارے سوال کیے جائیں گے جو اللہ کے ولیوں کو مانتا ہے۔

بات یہ ہے کہ ہم تمام امت میں جو اللہ کے ولی ہیں، امام ہیں، محدث ہیں، فقیہ ہیں ان سب کو مانتے ہیں، جہاں تک فقہی مسائل کا تعلق ہے وہ ہم امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی فقہ پر عمل کرتے ہیں جو انہوں نے قرآن وحدیث سے مسائل کا استنباط کیا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ ایک حنبلی عالم تھے اور ان کی یہ کتاب فقہ حنبلی پر لکھی گئی ہے، نماز سے پہلے اس میں وضو کے دس فرائض ہیں، ہمارے نزدیک جو قرآن سے ثابت ہیں وہ صرف چار ہیں، اور انہوں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی فقہ پر عمل کرتے ہوئے دس لکھے۔

اور بار بار اپنی کتاب میں یہ لکھا کہ ہمارے امام احمد بن حنبل کا یہ نظریہ ہے۔آپ نے اپنی کتاب میں کئی جگہ اس بات کا اظہار کیا کہ میرے امام، امام احمد بن حنبل ہیں۔امام ذھبی جیسے بڑے محدث نے لکھا کہ آپ ایک حنبلی عالم تھے۔

آپ سے بھی ایک معصومانہ سوال ہے کہ انہوں نے نماز کا طریقہ لکھتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ نماز میں ہاتھ سینے پر نہیں بلکہ ناف کے نیچے باندھنے ہیں، آپ اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ میت کو دفنانے کے بعد قبر پر اذان دینی چاہیے۔اس پر آپ کا عمل کیوں نہیں۔وہ توسیلہ کے بھی قائل تھے۔اور آپ کا اس پر تو بہت بڑا اختلاف ہے۔

☆امام شافعی رحمہ اللہ کا کلمہ☆

انجینئر مرزا کو جب ہم نے یہ جوابات دیئے کہ انہوں نے اپنی کتب میں جو نماز کا طریقہ لکھا ہے وہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی تقلید کرتے ہوئے لکھا ہے، اگر کوئی کسی امام کی تقلید کرتے ہوئے رفع یدین کرتا ہے تو اس کی نماز بھی درست ہے اور ثواب بھی ملے گا۔

اس کے جواب میں مرزا نے وڈیو بنائی کہ ایک شخص نماز میں رفع یدین کرر ہا تھا، ایک امام مسجد نے اسے دیکھ لیا، پوچھا تم رفع یدین کیوں کرر ہے ہو، اس نے کہا کہ بخاری میں ہے۔امام مسجد نے کہا کہ یہ تو منسوخ ہو چکا ہے۔اس بھائی نے کہا کہ اگر میں امام شافعی رحمہ اللہ کی تقلید کرتے ہوئے رفع یدین کروں تو کیا جائز ہے۔امام مسجد نے کہا اگر تم امام شافعی کی تقلید کرتے ہوئے رفع یدین کرو تو ٹھیک ہے۔اس پر مرزا نے اپنی بداخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب کہ ہم امام شافعی کا کلمہ پڑھیں تو رفع یدین جائز اور اگر نبی علیہ السلام کا کلمہ پڑھتے ہوئے رفع یدین کریں اور ان کی حدیث پر عمل کریں تو اِن کے نزدیک ناجائز ہے۔بظاہر مرزا کا جواب عام عوام کو متاثر کرنے کیلئے کافی جاندار ہے لیکن اس میں جہالت اور بداخلاقی کے سوا کچھ نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ وہ مسائل جو مختلف فیہ ہیں یعنی ایسے مسائل جس میں اختلاف ہے کہ آیا یہ احادیث منسوخ ہیں یا نہیں دونوں طرف دلائل ہیں۔ایسی میں ہم کسی ماہر کی رہنمائی لیتے ہیں جو ماہر کی رہنمائی ہوگی وہ بہتر ہوگی اس میں اگر ماہر خطا پر ہے تو اس کا ذمہ وار بھی وہ ہی ہوگا۔اگر وہ صحیح فیصلہ پر ہے تو اس کو اجر بھی ملے گا۔ایسے مسائل کیلئے نبی علیہ السلام کی ایک حدیث ہماری رہنمائی کرتی ہے جس میں ہے کہ مجتہد اگر فیصلہ کرے اور وہ صحیح فیصلہ پر پہنچ جائے تو اسے دوگنا اجر ملے گا، اور اگر اس سے خطا ہو جائے تو بھی اسے ایک اجر ضرور ملے گا۔(بخاری:7352) ایسے مسائل میں ہم مجتہد کی رائے کو اہمیت دیتے ہیں، اگر مجتہد کی رائے صحیح ہو تو اس کو دوگنا اجر ملے گا اور اگر خطا بھی ہو تو اسے ایک اجر ملے گا۔اس اصول کے تحت اگر کوئی امام شافعی کی تقلید کرتے ہوئے رفع یدین کرے تو اس کی نماز صحیح اور اجر والی ہوگی، چونکہ وہ ایک مجتہد کی رائے کو قبول کرر ہا ہے۔لیکن اگر کوئی اپنی رائے سے ایسے اختلافی مسائل میں ٹانگ اَڑائے اور وہ مجتہد بھی نہیں تو گنہگار ہوگا اور ان کے پیچھے جانے والوں کا گناہ بھی اس پر ہوگا۔اگر امام شافعی رحمہ اللہ سے خطا ہو جائے اور رفع یدین منسوخ ہو، تب بھی ان کو اجر ملے گا لیکن اگر مرزا اینڈ کمپنی اور وہابی جو کہ مجتہد نہیں، وہ اگر منسوخ احادیث پر عمل کریں گے۔تو خود بھی گنہگار ہوں گے اور دوسروں کے گناہ بھی ان پر ہوں گے۔اس لئے امام مسجد نے کہا کہ اگر تم امام شافعی کی تقلید کرتے ہوئے رفع یدین کرو گے تو تمہاری نماز ٹھیک ہوگی۔اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں تھا کہ اگر امام شافعی کا کلمہ پڑھا ہے تو نماز صحیح ہوگی۔اسطرح کی باتیں مرزا کی بھونگیاں ہیں۔

رفع یدین فرض ہو چکا ہے؟

انجینئر مرزا کا کہنا ہے کہ میں نے رفع یدین پر اتنی وڈیوز بنالی ہیں کہ اب یہ فرض ہو چکا ہے۔یعنی میری ویڈیوز کی وجہ سے اب یہ فرض ہو چکا ہے۔نعوذ باللہ من شر ذالک۔مرزا صاحب آپ دین میں اپنی مرضی سے مسائل کو فرض اور واجب کر سکتے ہیں؟ اسکا پیمانہ یہ ہے کہ جب مرزا صاحب کسی مسئلہ پر بہت سی ویڈیوز بنالیں تو وہ مسلمانوں پر فرض ہوگا کیونکہ مرزا صاحب نے اس پر بہت سی ویڈیوز بنالی ہیں، بھائیو اس کو کہتے ہیں جہالت۔نبی علیہ السلام کا فرمان ہے: اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھالے گا کہ اس کو بندوں سے چھین لے۔بلکہ وہ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھائے گا۔حتیٰ کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے،ان سے سوالات کیے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے جواب دیں گے۔اسلئے خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔(بخاری:100)

اب آپ خود اندازہ لگالیں کہ اس وقت دنیا میں کثیر تعداد ہے علماء کی لیکن اس کے اندھے فالوورز اس جاہل انسان سے سوالات کر رہے ہوتے ہیں اور اپنی جہالت اور گمراہی میں مزید اضافہ کرتے چلے جاتے ہیں۔دنیا کے کسی محدث یا فقیہ نے رفع یدین کو فرض یا واجب نہیں کہا بلکہ مرزا کی چہیتی ایپ اسلام 360 میں جامع ترمذی کی حدیث نمبر 257 کی وضاحت میں لکھا ہے کہ: رفع یدین مستحب ہے فرض یا واجب نہیں۔جس عمل کو کرنے والے محدثین اور فقہاء بھی فرض یا واجب نہیں سمجھتے وہ عمل یعنی رفع یدین مرزا کی ویڈیوز سے فرض ہو جائے۔تو اس پر نبی علیہ السلام کی حدیث نمبر 100 بخاری والی فٹ آتی ہے کہ نہیں۔

دوسرا سوال یہ ہے مرزا سے کہ فرض ہونے کیلئے آپ کے پاس کیا دلیل ہے کوئی ایک حدیث دکھا دو کہ جس میں نبی علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ رفع یدین کرو،کوئی ایک قولی صحیح حدیث دکھا دو مرزا جی ورنہ خدا سے ڈرو جن مسائل کو اللہ کے نبی ﷺ نے فرض نہیں کیا تم کیسے ان مسائل کو فرض کر کے اپنے لیے بربادی کا سامان کر رہے ہو۔

☆ رفع یدین پر آن لائن مناظرہ ☆

مجھے ایک شخص نے انگلینڈ سے بار بار واٹس ایپ پر میسجز کیے کہ آپ مجھ سے مناظرہ کریں۔چونکہ سوشل میڈیا پر مناظرہ کرنے سے ہم گریز کرتے ہیں،اسلئے کہ اس میں زیادہ تر وقت کا ضیاع ہوتا ہے،سامنے والے اکثر بھاگ جاتے ہیں،یہ ایک تجربہ ہے۔لیکن موصوف کو بہت ہی شوق تھا مناظرہ کرنے کا بلکہ دعویٰ کر رہا تھا کہ میرے بڑے بڑے لوگوں سے مناظرے ہوئے ہیں وہ سب بھاگ گئے ہیں۔میں نے کہا آپ کس مسئلے پر مناظرہ کریں گے،موصوف بولے نماز میں رفع یدین کرنے سے متعلق۔

میں نے کہا اچھا یہ بتائیں کہ نبی علیہ السلام نے حج کا طریقہ سکھایا،روزے کی پوری وضاحت فرمائی،اور جو آپ علیہ السلام نے نماز کا طریقہ سکھایا ہے اس میں کہیں یہ رفع یدین ملتا ہے؟ اگر ملتا ہے تو سب سے پہلے وہ حدیث مجھے سینڈ کریں۔کوئی ایک صحیح حدیث جس میں نبی علیہ السلام نے نماز سکھائی ہو اپنے صحابہ کو اور اس میں آپ علیہ السلام نے رفع یدین کرنے کا طریقہ بھی بتایا ہو۔پہلے اس کو کلیئر کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے اس کی تعلیم دی ہے یا نہیں۔وہ کوئی ایک حدیث بھی پیش نہیں کر سکا۔کیونکہ کوئی قولی حدیث ان کے پاس ہے ہی نہیں،جس سے رفع یدین کو فرض کریں۔اپنی عوام کو رفع یدین پر دھوکے میں رکھا ہوا ہے کہ یہ فرض ہے۔فرض کی کوئی ایک

حدیث دکھا دیں! موصوف خاموش، کیونکہ اس کا جواب اس کو سکھایا ہی نہیں گیا۔ میں نے کہا صحابہ نے جو طریقہ سکھایا وہ بعد میں ڈسکس ہوگا، پہلے نبی علیہ السلام نے جو طریقہ بتایا وہ مجھے سینڈ کریں۔ ورنہ میں تمہیں بخاری کی حدیث نمبر 6667 سینڈ کرتا ہوں جس میں نبی علیہ السلام نے اپنے صحابی کو نماز کا طریقہ سکھایا۔ اس میں رفع یدین کا ذکر ہی نہیں۔ اگر تمہارے بقول رفع یدین کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی، تو کیا جس صحابی کو نبی علیہ السلام نے نماز سکھائی اور اس میں رفع سکھایا ہی نہیں اس صحابی کی نماز ہوئی کہ نہیں اور کیا نبی علیہ السلام نے جو رفع یدین کے بغیر نماز کا طریقہ بتایا کیا تم اس پر بھی اعتراض کر کے جہنم خریدو گے۔

دوستو اس کے بعد اس کا جواب نہیں آیا کیونکہ دنیا میں ایسی صحیح حدیث ہے ہی نہیں جس میں پیارے نبی ﷺ نے نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے رفع یدین کا طریقہ بھی بتایا ہو۔ جب نبی علیہ السلام نماز کا طریقہ سکھاتے اس کا ذکر ہی نہیں کرتے تو یہ اس عمل کو فرض کیسے کہہ سکتے ہیں اور یہ کیسے دعویٰ کر سکتے ہیں کہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اسے کہتے ہیں دین میں اضافہ کرنا۔ اصل میں یہ لوگ دین کو بگاڑ رہے ہیں۔

☆ رفع یدین پر قرآن سر پر اٹھا لینا ☆

آج کل وہابیوں نے ایک اور طریقہ نکالا ہوا ہے۔ وہ یہ کہ محافل میں جا کر قرآن سر پر اٹھا لیتے ہیں، اور قرآن کی قسمیں کھاتے ہیں کہ رفع یدین ثابت ہے۔ بھائی جان آپ ثابت کریں۔ قرآن سر پر اٹھا لینے سے کیا کوئی چیز ثابت ہو جاتی ہے۔ ہمارے فیصل آباد کے علامہ سعید احمد اسعد صاحب نے کئی محافل میں قرآن سر پر اٹھا کر یہ اعلان کیا کہ ہم اہل سنت کا عقیدہ سچا ہے۔ کیا ان وہابیوں نے ان کے قرآن اٹھانے کو مان لیا؟ نہیں، اس وقت انکی یہ ہی رٹ تھی کہ جناب دلائل سے بات ہوگی۔ بھائی اب بھی دلائل سے بات ہوگی، اگر رفع الیدن فرض ہے تو کوئی دلیل دو کہ نبی علیہ السلام نے اس کو لازم کیا ہے۔

☆ رفع الیدین پر جلاوطنی ☆

ایک وہابی عالم تو یہاں تک چلے گئے کہ اگر ہمیں جلاوطن بھی کیا گیا تو بھی ہم رفع الدین نہیں چھوڑیں گے۔ یہ ان کی رفع الیدین سے محبت ہے یا شرانگیزی۔ اگر محبت ہے تو باقی طریقوں سے کیوں نہیں۔ انہی صاحب کے سر پر عمامہ ہی نہیں تھا۔ یہ ہے ان کی نبی علیہ السلام سے محبت، بھائی دین سے اتنی محبت ہے تو نظر بھی آنی چاہیے۔ سر پر عمامہ ہی نہیں اور دعویٰ کہ ہمیں جلاوطن ہونا پڑا تو ہو جائیں گے لیکن رفع الیدین نہیں چھوڑیں گے۔ ان کے نزدیک رفع یدین تو فرض سے بھی آگے کا درجہ رکھتا ہے۔ جہاں موت وحیات کا مسئلہ بن جاتا ہے۔ اور یہ دعوے عوام کو دھوکہ دینے کیلئے ہیں۔ جب ان کے مولانا یوسف پسروری نے کہا کہ کرونا وائرس کچھ بھی نہیں نمازی حضرات ٹخنے ٹخنوں کیساتھ ملائیں صفوں میں فاصلہ نہ رکھیں۔ اگر کسی کو کرونا ہوا تو میں ذمہ وار ہوں گا۔ مولانا کی ویڈیو جب وائرل ہوگئی اور اسے پولیس تھانے لے گئی تو وہاں ان کا بیان ہی بدل گیا۔ تھانے ہی سے ویڈیو جاری کی کہ کرونا ایس او پیز پر عمل کریں۔ یہ ہیں وہ لوگ جو جلاوطنی کا دعویٰ کر رہے ہیں۔

☆رفع الیدین پر پانچ لاکھ انعام☆

وہابیوں کے مولانا یوسف پسروری، جن کا دعویٰ تھا کہ آپ علیہ السلام کی آخری نماز میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ تھے۔جب آپ علیہ السلام آخری نماز پڑھا رہے تھے۔تو آپ علیہ السلام کے پیچھے ابوبکر تھے اور ابوبکر کے پیچھے وائل بن حجر تھے، وائل بن حجر دیکھ رہے تھے کہ نبی علیہ السلام رفع الیدین کر رہے ہیں۔اور کہا کہ اگر کوئی ترک رفع الیدین پر کسی ایک محدث کی کتاب لے آئے میں اسے پانچ لاکھ انعام دوں گا اور میں اپنے باپ کا نہیں۔میں نے اسے جواب دیا کہ آپ اپنے باپ کے ہیں یا نہیں یہ اللہ جانتا اور آپ کی والدہ جانتی ہیں۔اس پر تو ہم گفتگو نہیں کریں گے ہاں میں تمہیں دسویں صدی کے محدث کی کتاب دکھا سکتا ہوں اور پانچ لاکھ انعام کا حقدار ہوں، محدث کا نام ہے محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی جو کہ دسویں صدی کے محدث ہیں۔انہوں نے ترک رفع یدین پر کتاب لکھی ہے۔اور تمہارا یہ دعویٰ کہ آخری نماز میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ تھے اور وہ دیکھ رہے تھے کہ نبی علیہ السلام رفع یدین کر رہے ہیں، یہ مولانا پسروری تمہارا نبی علیہ السلام اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ پر جھوٹ ہے۔دوستو اس پر میں نے ویڈیو بنائی تھی، بخاری، مسلم اور دیگر کتب سے میں نے 41 احادیث کے حوالے دیے تھے کہ کسی حدیث میں بھی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں۔ویڈیو کا ٹائٹل تھا (مفتی علی نواز نے پانچ لاکھ جیت لئے) یہ ویڈیو آپ کو سوشل میڈیا پر مل جائے گی، اور یہ ہی ویڈیو میرے چینل علی نواز آن لائن اور فیس بک علی نواز پر موجود ہے۔

☆مستحبات پر لڑائی☆

جو محدثین اور فقہاء رفع الیدین کے قائل تھے انہوں نے اس کو فرض، واجب نہیں کہا بلکہ ان کے نزدیک یہ عمل مستحب ہے۔مستحب کا مطلب کریں تو ثواب نہ کریں تو کوئی حرج نہیں۔اور نہ ہی اس سے نماز میں کوئی کمی یا خرابی پیدا ہو گی۔لیکن اہل حدیث اور مرزا جہلمی نے اس مسئلے پر پوری شرارت کی اور عوام کو آپس میں لڑانے کی پوری کوشش کی۔اس عمل کو فرض کا درجہ دیکر بلکہ فرض سے بھی زیادہ بڑھا کر۔ان کا مقصد صرف مسلمانوں کو آپس میں اس مسئلے پر لڑانا تھا، دین کی تبلیغ ان کا مقصد ہرگز نہیں تھا۔اگر دین کی تبلیغ ان کا مقصد ہوتا تو یہ ضرور بتاتے کہ بھائیو یہ فرض واجب نہیں، بلکہ ہمارے نزدیک مستحب ہے۔مستحب کا مطلب ہی ہوتا ہے کرو تو ثواب نہ کرو تو کوئی گناہ نہیں اور نہ ہی اس کے نہ کرنے والے پر کوئی گرفت یا نماز میں کمی ہو گی۔لیکن ان کا طرز عمل اس کے بلکل برعکس تھا، ان دونوں پارٹیوں نے ایک مستحب عمل کو جو ان کے کرنے والوں کے نزدیک تھا کو، فرض سے بڑا درجہ دیکر مسلمانوں کے نزدیک فتنہ برپا کرنے کی پوری کوشش کی اور کر رہے ہیں۔اللہ کریم ان کو اس مقصد میں ناکام کرے جو مسلمانوں کے اتحاد کو توڑ رہے ہیں۔

مفتی علی نواز قادری

Ph.D Research Scholar

رابطہ نمبر: 03159650575

Subscribe: ALI NAWAZ ONLINE (Youtube Channel)